السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز عصر فوت ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو واپس لوٹایا۔ اس واقعے کی کیا حقیقت ہے؟ (محمد انور راولپنڈی)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فضیل بن مرزوق (حسن الحدیث وثقہ الجمہور) نے ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب عن (اَمہ) فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ثقہ) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سند سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آرہی تھی اور آپ کا سر (سیدنا) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی گود میں تھا، پس انھوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ"

اے اللہ! وہ تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا لہٰذا اس کے لیے سورج کو واپس بھیج دے۔"

اسماء نے کہا: پس میں نے اسے (سورج کو) دیکھا، غروب ہوا پھر دیکھا کہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔ (مشکل الآثار للطحاوی طبعہ جدیدہ 3/92ح 1067 طبعہ قدیمہ 2/8 المعجم الکبیر للطبرانی 24/147۔ 152ح 390،

الاباطیل والمناکیر للجورقانی 1/158 الموضوعات لابن الجوزی 1/355)

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صریح توثیق زمانہ تدوین حدیث میں سوائے حافظ ابن حبان رحمة اللہ علیہ کے کسی نے بھی نہیں کی اور مجہول و مستور کی توثیق میں ابن حبان رحمة اللہ علیہ متساہل تھے لہٰذا ابراہیم بن حسن مذکور مجہول الحال ہیں اور حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ نے انھیں ضعیف راویوں میں ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے دیوان الضعفاء والمتروکین 1/46ت 169)

حافظ ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے فرمایا: فضیل بن مرزوق کا ابراہیم (بن حسن بن حسن) سے سماع معلوم نہیں ابراہیم کا (اپنی ماں) فاطمہ سے اور فاطمہ کا اسماء (بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے سماع معلوم نہیں ہے۔ (منہاج السنہ 4/190))

"محمد بن موسیٰ الفطری المدنی رحمة اللہ علیہ (ثقہ وصدوق) نے

"عون بن محمد بن امہ ام جعفر عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا"

کی سند نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صہباء (ایک مقام) میں ظہر کی نماز پڑھی پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی ضرورت کے لیے بھیجا پھر وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا سر (مبارک) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی گود میں رکھا تو انھوں نے سورج کے غروب ہونے تک کوئی حرکت نہیں کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللَّهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهِ عَلَى نَبِيِّكَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ شَرْقَهَا"

اے اللہ! تیرے بندے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنے آپ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روکے رکھا لہٰذا اس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔"

اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کہا: پھر سورج طلوع ہوگیا حتیٰ کہ پہاڑوں اور زمین پر دھوپ چھاگئی۔ پھر علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کھڑے ہوئے تو وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی پھر سورج غروب ہوگیا۔ یہ واقعہ غزوہ خیبر کے موقع پر صہباء (نامی مقام) میں ہوا۔

(شرح مشکل الآثار 3/94ح 1068 دوسرا نسخہ 2/9، المعجم الکبیر للطبرانی 24/145ح 382)

اس کی روایت کی سند ضعیف ہے۔

عون بن محمد اور اُم جعفر (اُم عون بنت محمد بن جعفر) دونوں کی توثیق نامعلوم ہے یعنی دونوں مجہول الحال تھے۔

(حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عون اور اس کی ماں (اُم جعفر) کی عدالت اور حفظ معلوم نہیں ہے۔ (منہاج السنہ ج4ص 189

(اُم جعفر کا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع بھی نامعلوم ہے۔ (ایضاً 189

تنبیہ: بعض روایات میں (سیدہ) اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سماع کی تصریح موجود ہے لیکن ان میں مروان بن معاویہ الفزاری اور شریک بن عبداللہ القاضی (مدلسین) کے عنعنوں (عن سے روایت کرنے وغیرہما) کی وجہ سے نظر ہے۔

**خلاصۃ التحقیق:**

سیدنا المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سورج کی واپسی والی روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف یعنی مردود ہے۔

ابن عقدہ رافضی اور ابن مردویہ والی روایات بھی ضعیف و مردود ہیں۔ ابن مردویہ والی روایت میں یزید بن عبدالملک النوفلی (ضعیف) ہے۔ (دیکھئے منہاج السنہ 4/193 من طریق یحییٰ بن یزید بن عبدالملک النوفلی عن ابیہ عن داؤد بن فراہیج عن عمارہ بن فروعن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(النوفلی کے ضعیف کے لیے دیکھئے تقریب التہذیب (7751) اور میزان الاعتدال (4/414 ت 9651 ترجمہ یحییٰ بن یزید بن عبدالملک

(اس موضوع کی مردود روایات کی مفصل تحقیق کے لیے دیکھئے منہاج السنہ (4/185۔195) وما علینا الا البلاغ (14/جنوری 2010ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

### جلد3۔اصول، تخریج الروایات اور ان کا حکم-صفحہ259

محدث فتویٰ